آہ...... وہ اک شخص

یاسر اسعد (مؤناتھ بھنجن)

شمع روشن بجھ گئی، بزم سخن ماتم میں ہے

22 دسمبر 2015ء کا دن جماعت اہل حدیث کے لیے بے حد المناک ثابت ہوا پے در پے مولانا محمد اسحٰق بھٹی اور مولانا عبداللہ مدنی کی وفات نے جماعت کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا 1999ء کے عام الحزن کی یاد تازہ کردی۔ جماعت اہل حدیث کی آبرو اور اس کا سہارا اس کے منفرد مؤرخ صاحب طرز ادیب مولانا محمد اسحٰق بھٹی کی وفات حسرت آیات کی خبر جس نے بھی سنی ساکت رہ گیا۔ غیر متوقع تھی لیکن اس کی صداقت پر یقین کرنے کو دل نہیں چاہ رہا تھا کیونکہ وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ پل بھر میں اتنے بے سہارا ہو جائیں گے۔ ان العین تدمع والقلب یحزن والا نقول الاما یرضیٰ ربنا وانا بفراقک المحزونون

ذرہ ذرہ دہر کا زندانی تقدیر ہے
پردہ مجبوری اپنے چارگی تدبیر ہے

قحط الرجال کے اس دور میں کبار علماء کی مسلسل رحلت کی خبریں قرب قیامت کا اشارہ دے رہی ہیں۔ یہ علم کی رحلت نہیں تو اور کیا ہے کہ وہ ہمارے اسلاف کی کاوشوں کو اپنے قلم سے صفحہ قرطاس پر نقل کر کے ہمارے سامنے پیش کرنے والے ہی نہ رہیں گے تو پھر ہم اپنی تاریخ سے واقف کیسے ہوں گے اور اپنی تاریخ سے بے خبری اور ناواقفیت قوموں کا حوصلہ پست کرنے اور انہیں قصہ پارینہ بنانے کے لیے کافی ہے۔

طول عمری اکثر لوگوں کے لیے باعث مشقت وحرج ہوتی ہے مگر کچھ نفوس قدسیہ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کی حیات طیبہ دوسروں کے حق میں سراپا خیر ہوتی ہے۔ ساٹھ سال کی عمر تک

پہنچتے پہنچتے انسان کے قویٰ مضمحل ہو جاتے ہیں اور اعضاء جواب دیتے ہیں مگر جس شخص کا نوے' اکیانوے برس کی عمر تک حرکت وعمل سے برابر رشتہ استوار ہو بلکہ عام لوگوں کی بہ نسبت اس کے کارنامے بھی زیادہ ہوں۔خصوصاً اس صورت میں جب کہ اس کا کوئی معاون و مددگار نہ ہو' تو یہ معجزہ اور کرامت نہیں تو اور کیا ہے۔

جی چاہتا ہے کہ بس بھٹی صاحب کی تعریف میں قلم' رطب اللنسان رہے۔ان کی ذات کی بے شمار صفات تو خوبیوں پر سینکڑوں صفحات سیاہ کیے جائیں اور ایسی عظیم شخصیت کی پاک زندگی کے ایک ایک گوشے ظاہر کیے جائیں تا کہ قحط الرجال کے اس دور میں ہم جیسے نو آموزوں کے حوصلوں کو مہمیز ملے اور جماعت کے تعلق سے کچھ کر گزرنے کا جذبہ پیدا ہو۔تاریخ اہل حدیث کا شیدائی ہونے کے ناطے جب میں نے بھٹی صاحب کی کتابوں کا مطالعہ شروع کیا تو عجیب چاشنی ملی۔اس سے قبل جماعت کے تعلق سے واضح مؤقف نہ ہونے کے سبب احساس کمتری گھر کرنے لگی تھی لیکن جوں جوں ورق گردانی کرتا گیا روشنی بڑھتی گئی یہاں تک کہ نگاہوں کو خیرہ کر دیا اور جماعت کے تابناک ماضی سے آنکھیں چرانا اب کسی کے بس کی بات نہیں رہ گئی۔اور ہماری خوش نصیبی تھی کہ ہمیں ایسا مؤرخ ملا جو محض مؤرخ ہی نہیں بلکہ صاحب طرز ادیب بھی تھا تاریخ و ادب کے حسین سنگم سے جماعت کی سوانح کے جو چشمے پھوٹے ہیں وہ سب کے نصیب میں نہیں ہوتے لیکن اس کے رخصت ہو جانے کے بعد اب اس جیسا کوئی چراغ لے کر ڈھونڈنے سے نہیں ملتا۔

آئے عشاق گئے وعدہ فردا لے کر
اب انہیں ڈھونڈھ چراغ رخ زیبا لے کر

مختصراً یہ کہا جائے تو غلط نہ ہوگا کہ آپ کی شخصیت سیرت وسوانح نگاری کے باب میں جماعت کے لیے' ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی تھی۔اور اس راہ میں آپ نے تن تنہا جو خدمات انجام دیں اس کا تصور ایک پوری انجمن اور ایک تنظیم سے بھی ممکن نہیں۔

خدائے تعالیٰ نے آپ کو بے حد خوش نصیب بنایا تھا علم وعمل سے گہری وابستگی کے

ناطے انہیں کبار علماء سے جو تعلق پیدا ہوا تھا وہ ہماری نظروں میں آپ کی سب سے بڑی خوش نصیبی تھی۔ علامہ عصر مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی، شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری، سرخیل جماعت مولانا محمد جونا گڑھی، امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد جیسوں کے محض دیدار سے ہی مشرف ہو جانا کیا خوش قسمتی نہیں ہے۔ کیا نعمت الٰہی کا تتمہ نہیں تھا کہ مولانا سید محمد داؤد غزنوی، مولانا محمد اسماعیل سلفی، مولانا محمد گوندلوی، مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی اور مولانا محمد حنیف ندوی جیسے عربی علم وفن کے زیر سایہ اور زیر تربیت آپ کے ماہ وسال گزرے۔ شاید اسی قربت کا فیضان تھا کہ بھٹی صاحب کے قلم سے ان پاکباز نفوس کے تذکرے پر آنکھیں بھیگ جاتی ہیں۔ اور دل تڑپ اٹھتا ہے۔ اپنی خوش نصیبی کا احساس بڑھ جاتا ہے۔ مولانا کی ذات پر اسی رشک نے ہمیں مجبور کر دیا کہ اگر چہ شرف دیدار ممکن نہ ہو۔ سماعت ہی آپ کی آواز سے مشرف ہو جائے چنانچہ ایک کرم فرما سے آپ کا نمبر حاصل کیا۔ بات کے لیے ماحول بنایا، موبائل کو متوسط مقدار میں خوراک فراہم کی اور دھڑکتے دل سے رابطہ کیا۔ ابتداء سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کیا کہوں گا، مگر جب مولانا شروع ہو گئے تو دل مطمئن ہو گیا۔ پہلے اپنا تعارف کرایا۔ جان کر بے حد خوش ہوئے اور فرمایا کہ ہندوستانیوں سے بات کر کے انہیں بہت خوشی اور مسرت ملتی ہے۔ والد صاحب کی مدرسہ اہلحدیث رحمانیہ سے متعلق تازہ کتب پر مسرت کا اظہار فرمایا۔ اس پر اپنی تقدیم کا بھی ذکر کیا اسی اثناء میں بیلنس ختم ہو جانے کے سبب سلسلہ منقطع ہو گیا۔ بڑے آدمی کی بڑائی اس موقع پر دیکھنے کو ملی جب مولانا نے کمال شفقت سے اپنی طرف سے رابطہ فرمایا اور والد محترم سے سلام عرض کرنے کو کہا، مزید نصیحت فرمائی کہ اپنے موبائل کو غذا فراہم کر کے دوبارہ رابطہ کیجئے۔

دوسری کال کا دورانیہ تقریباً چھ منٹ کا تھا کال ختم ہونے کے بعد بڑی دیر تک اپنی خوش قسمتی پر نازاں اور مولانا کی خاکسار کی دل نوازی پر متعجب رہا مگر افسوس کہ اس کے بعد اپنی نااہلی، کاہلی اور سستی کے سبب آپ سے دوبارہ رابطہ کا شرف حاصل نہ ہو سکا جس کا مجھے زندگی بھر افسوس رہے گا۔ مولانا اور میری حقیر ذات کے درمیان کوئی ادنیٰ سی بھی نسبت نہیں ہے۔ میں اپنے آپ کو

اس بات کا اہل نہیں سمجھتا کہ آپ کی بلند و بالا شخصیت پر قلم اٹھا کر آپ کے وقار کو مجروح کروں۔ مگر جذبات و احساسات کے بوجھ تلے دبے یہ چند ٹوٹے ہوئے الفاظ حوالہ قرطاس کر دیا ہے آپ کی حیات طیبہ کے متعدد گوشوں پر قلم کشائی کے لیے برصغیر کے ارباب علم وفن کی پوری جماعت موجود ہے۔ البتہ اس سلسلے میں میرے جو تحفظات ہیں ان کی روشنی میں کہنا چاہوں گا کہ مولانا کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے اس کو پر کرنے کی حتی الامکان کوشش کرنی چاہیے۔ جماعت کی تاریخ اور اکابرین کی سوانح نگاری کا جو مبروک و مسعود سلسلہ مولانا محمد اسحٰق بھٹی رحمہ اللہ نے شروع کیا تھا وہ کسی نہ کسی شکل میں جاری رہنا چاہیے۔ اور جماعت کے افراد کو اس کی جانب توجہ دینی چاہیے۔ کیوں کہ اگر اس پہلو سے چشم پوشی کی گئی تو مستقبل میں جو نقصان ہوگا اس کی تلافی ناممکن ہے۔ دوسری بات یہ ہے مولانا نے اپنی سوانح خود اپنی حیات میں مرتب فرما دی تھی۔ اور اللہ کے فضل و کرم سے آپ کی حیات و خدمات پر متعدد مقالے و مضامین قلم بند ہو چکے ہیں لیکن اگر خود مولانا کی تحریروں سے آپ کی خودنوشت مرتب کر دی جائے تو یہ بہت مفید کام ہوگا۔ اسلاف کی سوانح سے متعلق کتب میں داعیان ملت اور مبلغین امت کے لیے سبق آموز واقعات کی شکل میں بے شمار جواہر پارے ہیں جن کا جمع و ترتیب اور مستقل اشاعت دعوت کے باب میں ایک عظیم اور حوصلہ افزاء خدمت ہوگی۔ علاوہ ازیں جلد ہی مولانا کی حیات و خدمات پر برصغیر کے پیمانے پر ایک سیمینار کا انعقاد بھی بے حد اہم ہے۔ اور رسائل و جرائد کے خصوصی نمبر اور شمارے بھی وقت کی ضرورت ہے۔ مولانا نے جماعت کو بہت کچھ دیا ہے اور جماعت آپ کی قرض دار ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ ہم اس قرض کو کس طرح پورا کر پاتے ہیں مولائے کریم آپ کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائے اور جماعت کو آپ کا نعم البدل عطا فرمائے۔ ایں دعا از من و جملہ جہان آمین باد۔